اگر آپ نینی تال محض تفریح کیلئے جائیں تو یقیناً آپ کی تفریح کا کافی سامان وہاں موجود ہے۔ جھیل کے کنارے میونسپل لائبریری ہے، جو آپ کو عمدہ عمدہ کتابیں فراہم کرتی ہے۔ جھیل کی کشتیوں پر بیٹھ کر ان کو اِدھر اُدھر دوڑانا اور جھیل میں تیرنا ایک خاص تفریح ہے۔ جھیل کی چاروں طرف سڑک پر گھوڑے کی سواری ایک خاص لطف دیتی ہے۔ جھیل ہی سے متصل ''فلیٹ'' نام کا ایک چھوٹا سا میدان نینی تال کا ایک خاص مقام ہے جہاں کھیل کود سے دلچسپی رکھنے والے شام کو اکٹھا ہوتے ہیں۔ یہاں ہر روز ہاکی، فٹ بال وغیرہ کے میچ ہوا کرتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ نینی تال میں ٹینس کھیلنا پسند کرتے ہیں۔

نینی تال اپنی دل کشی اور خوب صورتی کے اعتبار سے ایک خاص حیثیت رکھتا ہے اور ہندستان کا کوئی بھی پہاڑی مقام اِس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اسی لئے نینی تال کو ''پہاڑوں کی ملکہ'' کہا جاتا ہے۔

☆ ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

مقام — جگہ

منظر — سماں

ملکہ — رانی

سیّاح — جگہ جگہ کی سیر کرنے والا

حیثیت — رُتبہ، مرتبہ

برآمد ہونا — باہر آنا، مال کی نکاسی

دریافت کرنا — پتہ چلانا، ڈھونڈنا

شمار — گنتی

موزوں — مناسب

تاجر — تجارت کرنے والا

سوچیے اور جواب بتایئے:

1۔ نینی تال کیوں مشہور ہے؟

2۔ نینی تال کو پہاڑوں کی ملکہ کیوں کہا جاتا ہے؟

3۔ نینی تال کی آب و ہوا خوش گوار کیوں ہے؟

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

تفریح، مقام، تجارت، آب وہوا، آمدورفت،

دیئے ہوئے الفاظ سے جمع بنائیے:

فاصلہ، تاجر، تفریح، پہاڑی، مقام، مقابلہ

ان سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ نینی تال کی دریافت کس نے کی تھی؟

2۔ نینی تال کن کن مہینوں میں سیاحوں سے بھرا رہتا ہے؟

3۔ نینی تال کس ریاست میں ہے؟

4۔ ''بھوالی'' نینی تال سے کتنی دوری پر واقع ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

۱۔ نینی تال کاٹھ گودام سے.........میل کے فاصلے پر واقع ہے۔
(بائیس، پچیس)

۲۔ نینی تال جون، ستمبر اور اکتوبر میں............سے بھر جاتا ہے۔
(سیاحوں، انسانوں)

۳۔ زیادہ تر لوگ نینی تال میں.........کھیلنا پسند کرتے ہیں۔
(کرکٹ، ٹینس)

۴۔ ہم اس کو دنیا کے بہترین..............کے مقابلے میں لا سکتے ہیں۔
(مقامات، خیالات)

غور کیجیے:

آپ نے اِس سبق میں ہندستان کے ایک خوبصورت پہاڑی مقام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ پہاڑی مقام صرف تفریح کے لئے ہی اہم نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہاں کی آب وہوا صحت بخش اور خوش گوار بھی ہوتی ہے۔ نینی تال بہترین پھولوں، سینی ٹوریم اور فوجی اسکول کے لئے بھی مشہور ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ اگر آپ نے کسی پہاڑی مقام کی سیر کی ہو تو اس کا حال دس سطروں میں لکھئے اور اگر نہیں گئے ہیں تو اپنے استاد/ والد یا گھر کے کسی بڑے آدمی سے کسی پہاڑی مقام کا حال معلوم کر کے لکھیے!

سبق..13

کنجوس کی کہانی

راجستھان میں کسی زمانے میں ایک بڑا کنجوس تھا۔اس کی زندگی کا واحِد مقصد دولت جمع کرنا تھا۔اس کے لئے وہ سب کچھ کرنے پر تیار رہتا۔

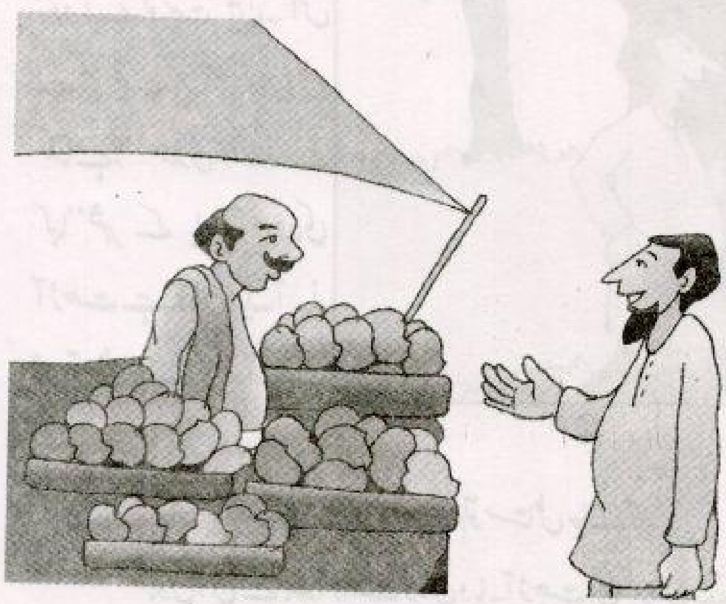

بہار کا موسم تھا۔ آم درختوں پر افراط سے آئے ہوئے تھے۔ایک دن کنجوس کی بیوی نے ایک آم کی فرمائش کردی۔ وہ کنجوس آم پر پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتا تھا۔لیکن بیوی کو مطمئن کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ کہیں سے مفت میں ایک آم ہتھیا لینے کے خیال سے وہ ایک قریبی دکان پر گیا۔ دکاندار نے بتایا۔ایک آم چار آنے میں ملے گا۔'' یہ سن کر کنجوس تقریباً بے ہوش ہوتے ہوتے بچا اور ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔'' چار آنے! یہ تو بہت زیادہ ہیں۔کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اس سے کم دام پر آم

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

مل سکے؟'' دکاندار نے کہا'' سڑک پر آم کی ایک بڑی سی دکان ہے وہاں ایک آم تین آنے میں مل سکتا ہے۔''

یہ سن کر کنجوس بہت خوش ہوا اور سڑک پر آم کی اُس بڑی دکان پر پہنچا۔ دکاندار سے ایک آم کی قیمت پوچھی۔ اس نے بتایا۔'' ایک آم تین آنے میں ملے گا۔!'' تین آنے کا ایک آم سن کر کنجوس کو پسینہ آ گیا۔ اُس نے کہا'' دو آنے میں دو گے؟'' دکاندار نے کہا'' اگر تم منڈی جاؤ تو وہاں دو آنے کا ایک آم مل جائے گا۔ مگر منڈی یہاں سے چار میل دور ہے!'' کنجوس بولا۔'' چار میل دور ہے تو کیا ہوا؟۔ ایک آنہ تو بچ جائے گا۔'' اور کنجوس منڈی چل دیا۔ وہاں پہنچ کر آم کے دام پوچھے۔ منڈی والے نے کہا'' دو آنے۔'' کنجوس نے کہا'' دو آنے تو بہت ہیں۔ اس سے کم قیمت پر آم کہاں مل سکتا ہے؟'' منڈی والے نے کہا'' شہر کے باہر آموں کی آڑھت ہے۔ وہاں ایک آنے میں آم مل جائے گا مگر آڑھت یہاں سے ۱۲ میل دور ہے۔

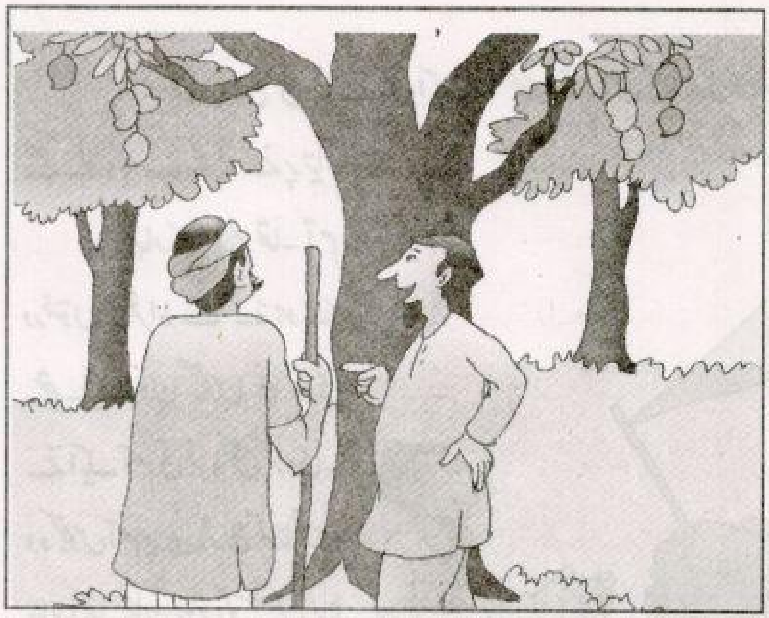

'' کنجوس نے کہا۔'' ۱۲ میل دور ہے تو کیا ہوا آم تو سستا مل جائے گا۔''

کنجوس اس کے بعد آڑھت کو چل دیا۔ آڑھت پہنچ کر اس نے آڑھتیے سے آم کے دام پوچھے۔ اس نے کہا'' ایک آنہ'' کنجوس بولا۔'' ایک آم کا ایک آنہ تو بہت ہے۔ اس سے سستا آم نہیں مل سکتا؟''—— آڑھتیے نے کہا'' یہاں سے چھ میل پر ایک آم کا باغ ہے۔ وہاں شاید دو ہی پیسے میں آم مل جائے۔''

کنجوس یہ سنتے ہی چل دیا۔ باغ میں پہنچ کر اس نے پوچھا'' ایک آم کتنے کا بیچو گے؟'' باغ والے

نے کہا دو پیسے میں۔'' دو پیسے کا نام سن کر کنجوس نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے پوچھا۔''ایک آم مفت میں نہیں مل سکتا۔''

باغباں نے کہا''مل کیوں نہیں سکتا۔! اگر آم کے درخت پر چڑھ کر سو آم توڑ دو، تو ایک بہت اچھا میاں اپنی پسند کا آم تم مفت میں لے سکتے ہو۔'' ---- یہ سن کر کنجوس بہت خوش ہوا۔ فوراً ایک سب سے بڑے درخت پر چڑھ گیا اور کوشش کرنے لگا پہلے ہی ایک بہت ہی کوشش بڑا اور عمدہ سا آم توڑ کر اپنی جیب میں رکھ لیا پھر اس کے بعد جلدی سے سو آم توڑ لینے کے لئے وہ درخت کی پھنگی تک پہنچنے کی کوشش میں وہ سنبھل نہ سکا اور گرنے کو نے ہی کو تھا کہ خوش قسمتی سے آم کی ایک شاخ ہاتھ آ گئی۔ جسے اس نے سختی سے پکڑ لیا۔ لٹکتے میں نیچے جو دیکھا تو گہری دلدل، جس میں گرے تو دھنس کر ختم ہو جائے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے خدا سے دعاء مانگنے لگا۔

تھوڑی دیر میں ایک آدمی ہاتھی پر باغ سے گزرا۔ وہ مدد کے لئے چلایا۔ ہاتھی والا قریب آیا تو اس نے چلا کر کہا۔''اگر تم اپنا ہاتھی میرے نیچے لا کر مجھے اس پر اتار لو تو میں تمہیں سو روپے دوں گا۔ یہ سن کر اس آدمی نے ہاتھی کو اس کنجوس کے نیچے کھڑا کیا اور اسے ہاتھی پر اتارنے کے لئے اس کے دونوں پاؤں پکڑ لئے۔ اچانک ہاتھی آگے بڑھ گیا۔ ہاتھی پھر کیا تھا، والا کنجوس کے پیر پکڑے پکڑے لٹکنے لگا۔

اب دونوں خدا سے اس مصیبت سے نجات دلانے کی دعاء مانگنے لگے۔

کچھ دیر بعد باغ سے ایک اونٹ والا گزرا۔ دونوں چلائے۔''اونٹ والے! خدا کے لئے ہمیں اپنے اونٹ پر اتار لو، ہم دونوں تمہیں سو، سو روپے دیں گے! اونٹ والا دونوں کو اتارنے کے لئے دوسرے آدمی کے دونوں پاؤں پکڑ لئے۔ اچانک اونٹ آگے بڑھ گیا۔ اب تین آدمی موت و زیست کی کشمکش میں خطرناک دلدل کے اوپر خدا سے مدد کی دعاء مانگ رہے تھے۔

اتنے میں ایک گھوڑ سوار باغ سے گزرا۔ تینوں مدد کے لئے چلائے''خدا کے لئے ہمیں اپنے گھوڑے پر سے اتار لو، ہم تینوں تمہیں سو سو روپے دیں گے۔'' یہ سن کر سوار گھوڑے کو تینوں کے نیچے لایا اور تیسرے آدمی کو

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

پہلے اتارنے کے لئے اُس کے دونوں پاؤں پکڑ لئے۔ گھوڑا اچانک آگے بڑھ گیا۔ اب چار آدمی ایک دوسرے کو کس کے پکڑے ہوئے لٹکنے لگے۔ پر سب سے اوپر کنجوس تھا جس کا سب سے پتلا ہاتھ تھا۔ تینوں کنجوس کو اس بات کی تاکید کر رہے تھے کہ وہ آم کی ڈال کو خوب کس کے پکڑے رہے۔ اگر اس کا ہاتھ چھوٹا تو چاروں دلدل میں آ کر ختم ہو جائیں گے۔

اتنے میں ایک گدھے والا اُدھر سے گزرا۔ چاروں مدد کے لئے چلائے۔ اور سب سو سو روپے گدھے پر اتارنے کے لئے دینے کا وعدہ کرنے لگے۔ گدھے والا پڑھا لکھا نہ تھا۔ اس لئے اس کی ''ارتھمیٹک'' بہت کمزور تھی۔ مگر وہ جاننا چاہتا تھا کہ ان چاروں کو اتارنے کے بدلے اسے کتنا روپیہ ملے گا؟''

اس نے چلا کر کنجوس سے پوچھا۔

''آخر کتنا روپیہ ملے گا۔؟''

کنجوس نے جلدی سے دونوں ہاتھ پھیلا کر سے بتایا کہ اتنا بہت سا! کھلتے ہی چاروں گر کر دلدل میں دھنسنے لگے یہ دیکھ گدھے والا ان کی طرف جلدی سے رسا پھینک کر انہیں بچانے کی کوشش کرنے لگا۔

☆ ماخوذ

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

مشق

معنی یاد کیجیے:

افراط	—	زیادہ
قیمت	—	دام
آڑھت	—	تھوک کاروبار کی جگہ
باغبان	—	باغ کا رکھوالا
عمدہ	—	اچھا، بہترین
شاخ	—	ڈالی
نجات	—	چھٹکارا
زیست	—	زندگی
پھنگی	—	درخت کا سب سے اُوپری حصّہ

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ آم کی فرمائش کس نے کی؟

2۔ کنجوس کہاں کا رہنے والا تھا؟

3۔ آم کی آڑھت کہاں تھی؟

4۔ کنجوس پیڑ پر کیسے لٹک گیا؟

5۔ آخر کنجوس کو کیا سزا ملی؟

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

درخت، عمدہ، کنجوس، مدد، مصیبت

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

نزدیک، نیچے، سخی، پتلا، کمزور

واحد الفاظ سے جمع بنایئے:

روپیہ، دعا، آم، باغ، شاخ

غور کیجیے:

بخالت اور کنجوسی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ بخیل آدمی پیسے بچانے کے چکر میں اپنی جان کی بھی پروانہیں کرتا۔ وہ اپنی بخالت سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔اس لئے اس عیب سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

عملی سرگرمی:

☆ کنجوسی بُری عادت ہے،اس سے بچنا چاہئے۔ کنجوسی کے کیا کیا نقصانات ہیں، معلوم کیجئے!

سبق..14

غزل

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

نہ سنو گر بُرا کہے کوئی
نہ کہو گر بُرا کرے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گِلہ کرے کوئی

☆مرزا اسداللہ خاں غالبؔ

مشق

معنی یاد کیجیے:

ابن	—	بیٹا
ابن مریم	—	مریم کے بیٹے مراد ہے حضرت عیسیٰؑ
دُکھ	—	تکلیف
جنوں	—	پاگل پن
بخشنا	—	معاف کرنا
حاجت مند	—	ضرورت مند
رہنما	—	راستہ دکھانے والا
گلہ	—	شکایت
توقع	—	اُمید

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ ابن مریم کس کی طرف اشارہ ہے؟

2۔ شاعر نے کس کی بات سننے سے منع کیا ہے؟

3۔ شاعر نے کس کو بُرا نہ کہنے کی بات کہی ہے؟

4۔ کوئی غلط کرے تو اُسے کیا کرنا چاہئے؟

خالی جگہوں کو دیے گئے الفاظ سے پُر کیجیے:

1۔ میرے.................کی دوا کرے کوئی۔ (دُکھ، سکھ)

2۔ بات پر واں زبان.............ہے۔ (کٹتی، ڈرتی)

3۔ کچھ نہ سمجھے..........کرے کوئی۔ (جُدا،خدا)

4۔ ....لوگر غلط چلے کوئی۔ (ٹوک،روک)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دوا، زبان، بُرا، خطا، حاجت، رہنما

مصرعوں کو مکمل کیجیے:

1۔ روک لوگر..................چلے کوئی۔

2۔ ....دو گر خطا کرے کوئی۔

3۔ کون ہے جو نہیں ہے..............۔

4۔ کس کی حاجت..............کرے کوئی۔

جواب لکھیے:

1 ۔ جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گِلہ کرے کوئی
اس شعر میں غالبؔ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

2۔ غلط راہ پر چلنے والے کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟

غور کیجیے:

مرزا غالب اردو کے بڑے شاعر ہیں۔انہوں نے کچھ غزلیں مختصر بحروں اور آسان زبان میں بھی کہی ہیں،ایسی ہی ایک غزل آپ نے پڑھی۔اِس میں شاعر نے کچھ اشعار ایسے کہے ہیں جن سے برائی سے بچنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا سبق ملتا ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ شعر چار اور پانچ کا مطلب اپنے اُستاد سے معلوم کر کے ان اشعار کو یاد کیجیے!

سبق..15

دہلی کی جامع مسجد

دہلی کی جامع مسجد، ہندستان ہی نہیں، دوسرے ملکوں میں بھی مشہور ہے۔ دور دور سے لوگ اِسے دیکھنے آتے ہیں اور پرانے زمانے کے لوگوں کی کاری گری دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ مسجد بہت بڑی اور بہت لمبی چوڑی ہے، لیکن مسجد کا دالان، اِس کے مینار، اِس کے گنبد، اِس کے پھاٹک سب کا کچھ ایسا جوڑ ملا ہوا ہے کہ ذرا دور سے دیکھیں تو ساری مسجد ایک خوب صورت کھلونا معلوم ہوتی ہے۔

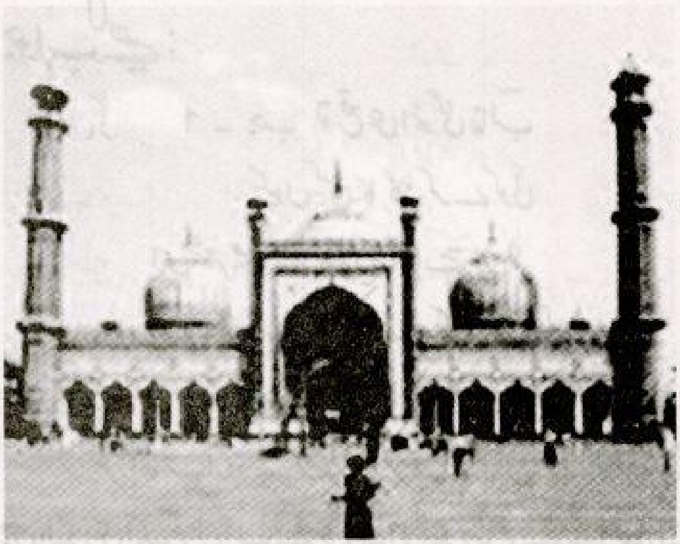

اب سے کوئی تین سو سال پہلے دہلی میں شاہ جہاں کی حکومت تھی۔ اس مغل بادشاہ کو اچھی اچھی عمارتیں بنوانے کا بڑا شوق تھا۔ دہلی کی جامع مسجد اسی بادشاہ نے بنوائی ہے۔ شاہ جہاں کے ایک وزیر تھے، سعد اللہ خاں اور ایک خانساماں تھے فضل خاں۔ مغل بادشاہوں کے زمانے میں یہ بہت بڑا عہدہ تھا۔ اصل میں یہ لفظ خانِ ساماں تھا۔ اس زمانے میں خانِ ساماں بادشاہ کے خاص کاموں کا انتظام کرتا تھا۔ یہ مسجد انہی دونوں شخاص کی نگرانی میں بنی تھی۔ پہلے اس جگہ

ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی۔ جسے ''بھوجلا پہاڑی'' کہتے تھے۔ بادشاہ نے اِسی جگہ کو مسجد کے لئے پسند کیا۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ چھ ہزار راج مستری، بیل دار، مزدور، سنگ تراش وغیرہ چھ برس تک روزانہ اس کے بنانے میں لگے رہے، اور لاکھوں روپے اُن کی مزدوری پر خرچ ہوئے۔ ہر قسم کا پتھر بہت سے راجاؤں اور نوابوں نے بادشاہ کو پیش کیا تھا۔ مسجد میں زیادہ تر لال پتھر لگا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب مسجد بن کر تیار ہوئی تو عید بالکل قریب تھی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ ہم عید کی نماز یہیں پڑھیں گے۔ اِس پر وزیر بہت گھبرائے کیوں کہ ہزاروں من ملبہ پڑا ہوا تھا۔ بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو حکم دے دیا کہ جو چیز جس کے ہاتھ لگے اُٹھالے جائے۔ پھر کیا تھا۔ چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور دیکھتے دیکھتے سارا ملبہ اٹھ گیا۔ مسجد صاف ہوگئی۔ پھر سارے شہر نے اپنے بادشاہ کے ساتھ اس مسجد میں عید کی نماز پڑھی اور خوب خوشیاں منائیں۔

جامع مسجد نہایت خوب صورت عمارت ہے، لیکن اِس کی خوب صورتی اِس وجہ سے اور زیادہ بڑھ گئی ہے کہ اس کی کرسی بہت اونچی ہے۔ کرسی کی اونچائی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مسجد کے پورب، دکھن اور اُتر کی طرف ایک ایک بڑا پھاٹک ہے اور اِس پھاٹک تک پہنچنے کے لئے تیس چالیس سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ یہ سیڑھیاں بہت لمبی اور کافی چوڑی ہیں۔ سب سیڑھیاں مل کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا بھاری چبوترا بنا ہوا ہے۔ اندر مسجد کا صحن بہت وسیع ہے اور اس کے بیچوں بیچ وضو، کرنے کے لئے بڑا حوض بنا ہوا ہے۔ سامنے تو مسجد کا اصل دُہرا دالان ہے اور باقی تین طرف اکہرے دالان ہیں۔ ان دالانوں کے بیچ میں تینوں طرف تین بڑے بڑے پھاٹک ہیں، جن کی عمارت بھی بہت خوب صورت ہے۔ مشرقی پھاٹک کا رُخ لال قلعے کی طرف ہے۔ اِسی پھاٹک سے بادشاہ داخل ہوتے تھے۔

مسجد کے اصل دالان کی چھت بہت اونچی ہے اور محرابیں خوب بڑی بڑی ہیں۔ اندر کا فرش سفید پتھر کا ہے اور کالے پتھر سے مُصلی کے نقشے بنائے گئے ہیں۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے خوبصورت ریشمی مُصلّے بچھے ہوئے ہیں۔ خاص دالان کے اوپر تین بڑے بڑے نارنگی کی شکل کے گنبد ہیں اور ان کی بناوٹ کمرک۔ کمرکھ کی طرح

ہے۔ ان میں ایک پٹی لال پتھر کی اور ایک کالے پتھر کی ہے، اور سنہرے کلس ہیں، جن سے یہ گنبد اور بھی خوب صورت معلوم ہوتے ہیں۔ دالان کے دونوں طرف دو بڑے اونچے مینار ہیں۔ یہ بھی لال پتھر کے ہیں اور اُن میں سفید پتھر کی کھڑی کھڑی پٹیاں پڑی ہیں۔ اِن میناروں کے اندر چکّر دار زینہ ہے۔ بہت سے لوگ میناروں پر چڑھ کر شہر دہلی کا نظارہ کرتے ہیں۔ ہر مینار کی تین منزلیں ہیں اور ہر منزل کے چاروں طرف کھلا ہوا برآمدہ ہے اور سب سے اوپر بارہ دری بُرجی ہے۔ دالان کی محرابوں کے سفید پتھر پر سیاہ پتھر کے حرفوں سے کچھ اچھی اچھی عبارتیں اور قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔

جمعتہ الوداع اور عیدین پر دور دور کے شہروں سے ہزاروں آدمی یہاں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ مسجد، دالان، صحن، سیڑھیاں سب کھچا کھچ بھر جاتی ہیں اور باہر دور تک میدان میں آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ راستہ بند ہو جاتا ہے۔ سڑکوں پر، دکانوں پر، غرض کہ آس پاس کی زمین کے چپّے چپّے پر لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ امام صاحب کی آواز سب نمازیوں تک پہنچانے کے لئے پہلے بیسیوں مکبّر کھڑے ہوتے تھے، اب لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے امام صاحب کی آواز دور دور تک پہنچتی ہے۔ سچ پوچھو اُن دنوں میں جامع مسجد کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

☆ ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

جامع مسجد — وہ مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے
سنگ تراش — پتھروں کو چھیلنے اور کانٹ چھانٹ کرنے والا
محراب — وہ کمان جیسی جگہ جہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے گول دروازہ
مصلّیٰ — جائے نماز، نماز پڑھنے کی چٹائی
کلس — وہ سنہری کلغی جو گنبدوں پر لگی ہوتی ہے
بُرجی — چھوٹا گنبد
مکبّر — تکبیر کہنے والا۔ اللہ اکبر کہنے والا
کمرک — کمرکھ، ایک کھٹا پھل جس کی چار پھانکیں ہوتی ہیں
عیدین — دو عیدیں (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ)

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ مسجد کس لئے بنائی جاتی ہے؟
2۔ عام مسجد اور جامع مسجد میں کیا فرق ہے؟
3۔ مسجد میں امام اور موذن کس لئے ہوتے ہیں؟

اِن الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

حوض   مصلّیٰ   کرسی   راج   مستری   صحن

دیئے ہوئے الفاظ سے جمع بنائیے:

مسجد،   ملک،   عمارت،   کتاب،   خوشی

اِن سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ دہلی کی جامع مسجد کس بادشاہ نے بنوائی؟

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

2۔ اِس مسجد کی تعمیر میں کتنا وقت لگا؟

3۔ اس کی تعمیر میں روزانہ کتنے لوگ کام کرتے تھے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ دہلی کی جامع مسجد ایک.........عمارت ہے۔(تاریخی، نئی)

2۔ مسجد میں زیادہ تر.............پتھر لگا ہے۔(لال، ہرا)

3۔ دور تک میدان میں..........نظر آتے ہیں۔(آدمی ہی آدمی، لوگ ہی لوگ)

4۔ دکھن، اُتر، پورب..........(پچھم، مغرب)

5۔ مشرق، مغرب، شمال،............(جنوب، دکھن)

سوال: نیچے دیئے گئے اسماء کو دو الگ خانوں میں لکھیے:

شہر، دہلی، مسجد، جامع مسجد، لوگ، بادشاہ، شاہ جہاں، عمارت، تہوار، عیدالفطر، پہاڑ، ہمالیہ، سفید، تین منزل، قرآن شریف، جمعہ، جمعۃ الوداع، نماز، ملک، ہندوستان

خانہ (الف) اسم معرفہ	خانہ (ب) اسم نکرہ
....	....
....	....
....	....

خاص جگہ، آدمی اور چیزوں کے نام کو اسم معرفہ کہتے ہیں جبکہ، عام جگہ، آدمی اور چیزوں کے نام کو اسم نکرہ کہتے ہیں۔

غور کیجیے:

آپ نے اِس سبق سے ایک مشہور تاریخی عمارت ''جامع مسجد دہلی'' کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ دہلی کی جامع مسجد شاہ جہاں بادشاہ نے اپنی حکومت میں بنوائی تھی۔ یہ ایک وسیع اور عظیم مسجد ہے جسے دیکھنے آج بھی لوگ دور دور سے جاتے ہیں۔

عملی سرگرمی:

☆ اپنے شہر کی جامع مسجد جا کر دیکھئے اور اُس کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتائیے!

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

سبق..16

غریب بچہ اور جادوگر

ایک تبتی گاؤں کے پاس ایک دن سڑک کے کنارے کچھ غریب بچے مٹی سے کھیل رہے تھے۔
ان کے ماں باپ اتنے غریب تھے کہ وہ انہیں کھلونے خرید کر نہیں دے سکتے تھے اور نہ ہی اچھا کھانا کھلا سکتے تھے۔ ان کے دن کے کھانے کے لئے ان کے پاس موٹی روٹیاں تھیں اور معمولی چاول تھا۔

ان میں سب سے چھوٹا بچہ اتنا غریب تھا کہ اس کے پاس روٹی چاول تک نہ تھا۔ اور اکثر وہ بھوکا بھی رہ جاتا تھا۔ بچے اس کے ساتھ کھیلتے مگر خود اس کے پاس اتنا کم کھانا ہوتا کہ اپنے حصہ میں سے اسے کچھ نہ دے پاتے۔

ایک دن کھانا کھاتے میں ایک اندھا لاٹھی سے راستہ ٹٹولتا ہوا آیا۔ دراصل وہ ایک جادوگر تھا۔ بچوں کو ترس آیا اور انہوں نے ایک لقمہ اپنے کھانے میں سے اندھے کو دے دیا۔ غریب چھوٹے بچے کے پاس کھانا نہیں تھا۔ اس لئے وہ اندھے کو کچھ نہ دے سکا اور روہانسا ہوگیا کہ کاش وہ اندھے کو کچھ دے سکتا۔

اندھے نے کھانا لے کر سب کو دعائیں دیں۔ اور جانے لگا اتنے میں ایک لڑکے نے اسے روکا اور چھوٹے بچے کا مذاق اڑاتے ہوئے بتایا کہ ”اس لڑکے نے آپ کو کھانے کیلئے کچھ نہیں دیا۔“ اندھا رک گیا دوسرے بڑے لڑکے نے کہا۔ ”یہ بے چارہ کیسے کھانے کو دے سکتا تھا اس لئے کہ خود اس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ اس پر اندھے نے چھوٹے بچے سے کہا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، جو کچھ تمہارے داہنے

ہاتھ میں ہے وہ تم مجھے دے دو۔ لڑکے کے آنسو بہنے لگے۔ اس کے داہنے ہاتھ میں مٹی کی ایک گیند تھی۔ اس نے مٹی کی گیند اندھے کو دے دی۔ اندھے کے ہاتھ میں جاتے ہی گیند سونے کی طرح چمکنے لگی۔ سب بچے حیرت میں پڑ گئے۔ اندھے نے بچے کو وہ سونے کی گیند واپس کر دی اور دعا دے کر چلا گیا۔

چھوٹا بچہ حیران پریشان سونے کی گیند لے کر گھر پہنچا اور اپنی ماں کو وہ سونے کی گیند دے دی۔ اس کی غریب ماں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ گیند جس چیز سے چھو جاتی وہ سونے کی ہو جاتی۔ یہاں تک کہ اس کا بیٹا اور وہ خود سنہرے اور بہت خوبصورت ہو گئے۔ پھر وہ غریب نہیں رہے اور جب وہ بچہ کھیلنے جاتا تو اس کے ساتھ اس کے اور اس کے دوستوں کے لئے بہترین کھانے اور کھلونے ہوتے۔

اندھے کو کھلانے اور اس کی دعاء کی وجہ سے دوسرے بچوں کے یہاں بھی اب کھانے کی کمی نہ تھی۔

☆ماخوذ

مشق

معنی یاد کیجیے:

تبت — ایک ملک کا نام

دراصل — اصل میں

روہانسا — غمگین، دُکھی، رونے جیسا

بہترین — عمدہ، اچھا

حیرت — حیرانی، تعجب

سوچیے اور بتائیے:

1۔ غریب بچے کہاں کھیل رہے تھے؟

2۔ اندھا آدمی کون تھا؟

3۔ اندھے کے ساتھ غریب بچے نے کیا سلوک کیا؟

4۔ اندھے نے غریب بچے کو کیا انعام دیا؟

5۔ سونے کی گیند ملنے سے کیا ہوا؟

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جادوگر، چاول، کھلونا، مذاق، حیرت

پڑھیے اور سمجھیے:

ابد - ہمیشہ
عبد - بندہ، غلام

شیر - ایک جانور
شعر - نظم کے دو مصرعے

علم - جھنڈا،نشان الم - تکلیف	ارض - زمین عرض - گذارش
عالم - دنیا،حالت عالم - علم والا	سدا - ہمیشہ صدا - آواز

پڑھنے میں ایک جیسی یا ملتی جلتی آوازوں کو 'ہم صوت' الفاظ کہتے ہیں۔

واحد الفاظ سے جمع بنائیے:

دعا، غریب، شریف، حصہ، لقمہ

خالی جگہوں کو دیئے گئے لفظوں سے بھریئے:

1۔ سڑک کے کنارے کچھ........بچے کھیل رہے تھے۔ (غریب،امیر)

2۔ اندھے نے کھانا لے کر سب کو.......دیں۔ (دعائیں،بدعائیں)

3۔ اندھے کے ہاتھ میں جاتے ہی گیند..........کی طرح چمکنے لگی۔ (سونے،چاندی)

4۔ گیند جس چیز سے چھو جاتی وہ.......کی ہو جاتی۔ (چاندی،سونا)

غور کیجیے:

اس کہانی میں اہم بات یہ ہے کہ ایک غریب بچہ خود بھوکا رہ کر حاجت مند اندھے فقیر کو کھانا کھلاتا ہے۔ وہ بھلائی کرنا چاہتا ہے، جبکہ شرارتی بچے اس بچہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جس کے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر بھی اس بچے کو اس کی خدمت خلق اور بھلائی کا صلہ ملتا ہے۔ اس کی گیند سونے کی ہو جاتی ہے اور سب خوشحال ہو جاتے ہیں۔

عملی سرگرمی:

☆ جادوئی کہانی اور قصے کی کتابیں حاصل کر کے ان میں سے بچوں کے متعلق کہانیوں کو جمع کیجیے!

سبق..17 برسات

وہ دیکھو اُٹھی کالی کالی گھٹا   ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا
گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی   ہوا میں بھی اِک سنسناہٹ ہوئی
گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی   تو بے جان مٹّی میں جان آگئی
زمیں سبزے سے لہلہانے لگی   کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی
جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل   عجب بیل بوٹے عجب پھول پھل
ہر اِک پیڑ کا اِک نیا ڈھنگ ہے   ہر اِک پھول کا اِک نیا رنگ ہے
یہ دو دن میں کیا ماجرا ہوگیا   کہ جنگل کا جنگل ہرا ہوگیا
جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا   وہاں آج ہے گھاس کا بن کھڑا

ہزاروں پھدکنے لگے جانور
نِکل آئے گویا کہ مٹّی کے پَر

☆اسمٰعیل میرٹھی

مشق

معنی یاد کیجیے:

گھٹا — بادل

مینہ — بارش

سبزہ — گھاس

ماجرا — واقعہ،قصہ

بَن — جنگل

سوچیے اور جواب بتایئے:

1۔ آسمان میں کالی گھٹائیں کب چھاجاتی ہیں؟

2۔ بے جان مٹی میں جان کب آتی ہے؟

3۔ برسات میں کسان کیوں خوش ہوتے ہیں؟

4۔ برسات کا موسم کیسا لگتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ آسمان میں کالی کالی..........اٹھتی ہے۔ (فضا،گھٹا)

2۔ کسانوں کی...............ٹھکانے لگی۔ (محنت، برکت)

3۔ نکل آئے گویا کہ مٹی کے............... (در، پرَ)

اِن الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

آہٹ، رنگ، پھول، گھاس، میدان

دیئے ہوئے واحد الفاظ سے جمع بنایئے:

گھٹا، سبزہ، جنگل، بوٹی، پتہ

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

نیا، زمین، نزدیک، کالی، جانور،

مصرعوں کو مکمل کیجیے:

یہ دو دن میں کیا..............ہو گیا

کہ جنگل کا جنگل..........ہو گیا

غور کیجیے:

آپ نے اِس نظم میں پڑھا کہ برسات کا موسم بہت خوش گوار اور سہانا ہوتا ہے۔ اِس میں چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی ہوتی ہے۔ سوکھے میدان سر سبز ہو جاتے ہیں اور ندی تالاب پانی سے بھر جاتے ہیں۔

عملی سر گرمی:

☆ اِس نظم کو یاد کیجئے اور اپنے کلاس میں دوستوں کو سنایئے!

سبق..18

شکر کا چکّر

صبح صبح گڑ کی چائے پلانے کے بعد والد صاحب نے راشن کارڈ اور دام دیتے ہوئے ہم سے کہا۔

''بیٹا شکر لانے کی کوشش کرو!''

کپڑا لے کر میں شکر لانے کے لیے چلا تو والدہ نے پکارا۔

''ٹھہرو! امام ضامن تو بندھوا لو۔''

بھابی بولیں۔

''ہاں اور نہیں تو کیا، دن کا کھانا بھی کھالو اور رات کا ساتھ لیتے جاؤ۔''

دادی جان نے پکار کر والدہ سے کہا۔

''ارے بہو، اس غریب کا دودھ تو بخش دو۔''